۲۰۲/۷۸۶

گہوارۂ شہادت

مرثیہ۔۴

درحالِ شہیدِ اکبر حضرت علی اصغر علیہ السلام

مصنفہٗ

شاعرِ ملّت حضرت میر محمد باقر رضوی امانت خانیؒ

سالِ تصنیف۔۔ ۱۳۷۸ھ م ۱۹۵۸ء

تعداد بند۔۔(۱۳۳)

www.emarsiya.com

مطلعِ نور ہے گہوارۂ ایجادِ سُخن | مُنہمک ۔ صیدِ مضامیں میں ہے صیّادِ سُخن
جذبِ دل کھینچتا ہے ۔ صورتِ بہزادِ سُخن | لے کے میزانِ نظر آ گیا نقّادِ سُخن

دامنِ نظم کے ہر تار کو تولے گا ضرور
جوہری ہے ۔ دُرِ افکار کو تولے گا ضرور

دیکھ ۔ نقادِ سخن ۔ مدح کے دیوان کو دیکھ | آبِ زر سے ہے رقم ۔ حاشیئے کی شان کو دیکھ
متن کی شکل میں اللہ کے احسان کو دیکھ | مُصحفِ مدحِ علیؑ دیکھ کے قرآن کو دیکھ

دیں کی دُنیا میں علاماتِ رہِ نیک یہ ہیں
دو کتابیں یہ نہیں ۔ غور تو کر ایک یہ ہیں

گلشنِ مدح میں ہر پھول کا ہے رنگ جُدا | طرزِ اظہار جُدا اور ہے آہنگ جُدا
جادۂ وصفِ علیؑ کا ہے ہر اک سنگ جُدا | راہ تو ایک ہے ۔ چلنے کا مگر ڈھنگ جُدا

سیکڑوں پھول کھلاتا ہے دماغِ مدحت
مختلف ہیں روشیں ایک ہے باغِ مدحت

لطفِ سرورؑ سے ہے کیا اوج پہ تقدیر مری | سیرِ گلزارِ سخن کرتی ہے تدبیر مری
مدحتِ سبطِ پیمبرؐ سے ہے توقیر مری | حُسن دکھلاتی ہے خود۔لیلئی تحریر مری

عشقِ شبیرؑ میں جب میرا قلم گھرتا ہے
کوچۂ نظم میں مجنوں کی طرح پھرتا ہے

مرثیہ کہنے کی اس سال بھی کی ہے کوشش | خار کی طرح سے ہے ہیچ مدانی کی خلش
خود ہی ڈرتے ہوئے کی میرے قلم نے جنبش | نظر انداز کریں مجھ سے اگر ہو لغزش

سر میں سودا ہے شہِؑ دیں کی ہوا خواہی کا
مجھ کو احساس ہے خود۔فکر کی کوتاہی کا

www.emarsiya.com

خونِ دل ۔ نشترِ مژگاں سے گرایا میں نے
پھول پر ۔ گریۂ شبنم کو ۔ ہنسایا میں نے
خُم کے میدان کا شہ کار بنایا میں نے
کہہ دے کوئی ۔ کہ کبھی رنگ اُڑایا میں نے ؟

اوجِ منبر پہ ہوں گو بزم میں شُد بُد کہہ کر
ظلم کرتا نہیں ۔ سرقے کو ۔ توارُد کہہ کر

مجھ سے کرتا رہا ہنگامۂ تحسیں باتیں
بزم میں کرتے ہیں توصیف کے آئیں باتیں
چرخ سے کرتا رہا فکر کا شاہیں باتیں
کیوں نہ طوبیٰ سے کرے مُرغِ مضامیں باتیں

مظہرِ جوہرِ جذبات ۔ یہ تحریریں ہیں
میرے اشعار نہیں بولتی تصویریں ہیں

تفرقہ جس سے پڑے ۔ کام وہ کرتا ہی نہیں
بے محل اپنا قدم ۔ راہ میں دھرتا ہی نہیں
ظاہری نام کے گل زار پہ مرتا ہی نہیں
رنگ مانگا ہوا ۔ تصویر میں بھرتا ہی نہیں

حوصلے سے در و دیوار سجائے میں نے
قلب کے خون سے شہ کار بنائے میں نے

تھیں جو پیچیدگیاں شہؑ کی عطا نے کھولیں
اُلجھنیں فکر کی جنت کی ہوا نے کھولیں
گُتھیاں نظم کی ۔ الطافِ خدا نے کھولیں
قافیوں کی کی گرہیں ۔ عقدہ کُشا نے کھولیں

جادۂ نظم ۔ دکھاتا رہا منزل میری
ہوئی آسان عجب رنگ سے مشکل میری

بزمِ اشعار میں چمکے ہیں سخن کے گوہر
اہلِ انصاف کی رہتی ہے نظر محنت پر
شامِ غربت میں بھی کرتا ہوں میں عزت کی سحر
رنگ دکھلاتا ہے ہر رنگ میں ذاتی جوہر

وزنِ میقاسِ نظر رکھتے ہیں رکھنے والے
اب بھی ہیں ۔ جوہرِ ذاتی کے پَرکھنے والے

www.emarsiya.com

ساغرِ الفتِ حیدرؑ سے جو مخمُور ہوں میں
منصبِ منقبتِ شاہؑ پہ مامور ہوں میں
خُم کے میدان میں ممتاز ہوں مشہور ہوں میں
غمِ شبیرؑ کی دولت ملی مسرور ہوں میں

دامنِ دل میں مرے باغِ محبت کا ہے گل
ماتمِ شہؑ کا ہے یہ داغ۔ کہ جنت کا ہے گل

فخر مجھ کو ہے درِ علم کی دربانی کا
میں نے دعویٰ کیا کس وقت سخن دانی کا
ہم نوا حُرؑ ۔ مرے اشکوں کی پشیمانی کا
ہاں مگر جانتا ہوں فن ۔ خطِ ریحانی کا

گلشنِ خُلد سے کچھ رنگ لیا کرتا ہوں
گل کھلاتا ہوا نقطے میں دیا کرتا ہوں

جوہرِ آئینۂ نقل دکھاؤں کیونکر
غیر کی مِلک پہ گھر اپنا بناؤں کیونکر
دل کی آواز میں آواز مِلاؤں کیونکر
پھول۔اوروں کے ہیں، میں رنگ اُڑاؤں کیونکر

ہو مبارک اُنھیں وہ بزم میں دلشاد رہیں
خوشہ چیں گلشنِ افکار کے آباد رہیں

بزمِ افکار میں وہ کیوں نہ ہو فخرِ محفل
صاحبِ علم بھی ہوں۔فن میں بھی جو ہوں کامل
راہبر جن کو سمجھتی ہو سخن کی منزل
ہو ادب جسم۔تو یہ جان۔وہ سینہ۔تو یہ دل

مرثیہ خود ہے اثر اُس خطِ بنیادی کا
نقش اُبھرا ہے یہ مسرورؔ کی اُستادی کا

لطفِ معبود سے مضموں کے گُہر پاتا ہوں
روئے حُسّاد کی وحشت سے جو گھبراتا ہوں
جادۂ فیضِ حسینی پہ چلا جاتا ہوں
آئینہ صاف دلی کا اُنھیں دکھلاتا ہوں

اس میں آتی ہے نظر خود اُنھیں ہیئت اپنی
دیکھ لیتے ہیں وہ بگڑی ہوی صورت اپنی

www.emarsiya.com

خون انصاف کا آنکھوں میں اُتر سکتا ہے | فکر کا زاویہ بگڑے تو سُدھر سکتا ہے
ذوقِ صہبائے سخن جام کو بھر سکتا ہے | طائرِ فن مرا ۔ پرواز بھی کرسکتا ہے

رنگ میں ڈوبے ہوئے تارِ نظر باندھے ہیں
میں نے خود۔ بُلبُلِ تصویر کے پر باندھے ہیں

جب کبھی حالِ علمدارؑ میں کرتا ہوں رقم | کُھلتے جاتا ہے مضامیں کے علم کا پرچم
چل کے ٹپکاتا ہے یوں رنگِ وفا میرا قلم | کہ اُبھر آتا ہے عباسؑ کا ہر نقشِ قدم

شان دکھلاتا ہے یوں صدق و صفا کا نقطہ
قلبِ عباسؑ بنا فائے وفا کا نقطہ

میری تحریر میں گُل بانگِ مسرت گونجی | میری تحریر کے ہر نقطے میں چٹکی ہے کلی
میری تحریر سے پیدا ہوی اشکوں کی جھڑی | میری تحریر سے آواز ہنسی کی آئی

پھول برساتا ہے لفظوں پہ سفیرِ خامہ
نغمۂ بادِ بہاراں ہے صریرِ خامہ

میری تحریر میں ہے شامِ غریباں کا سماں | میری تحریر سے اُٹھا کبھی خیموں کا دھواں
میری تحریر سے سجادؑ کی زنجیر عیاں | میری تحریر سے آئی کبھی آوازِ اذاں

رات بھر دل سے کسی شیر نے باتیں کیں ہیں
میری تحریر میں انگڑائیاں حُرؑ نے لیں ہیں

زُلفِ سُنبل مری تحریر نے جب سلجھائی | باغِ مضموں میں بہارِ شبِ ہجرت آئی
خامۂ مدح نے یہ شان عجب دکھلائی | یاعلیؑ کہنے کی خاطر ہی سے ٹھوکر کھائی

پھر تو تحریر مری ۔ مدح کی سرتاج ہوی
نُطقِ خامہ کو عجب رنگ سے معراج ہوی

www.emarsiya.com

میری تحریر میں اکثر شبِ عاشور کٹی | میری تحریر میں بگڑی ہوی تقدیر بنی
صبحِ دم حُرِّ دلاور نے بہ اندازِ جری | میری تحریر کے بستر پہ بھی کروٹ بدلی

میری تحریر کے نذرِ شہؑ دیں ہیں نقطے
حُرؑ کے ہیں اشکِ پشیماں یہ نہیں ہیں نقطے

میری تحریر میں دکھلایا خضرؑ نے رستا | میری تحریر میں بھی نوحؑ کا طوفان اُٹھا
میری تحریر میں دم بھرتے رہے ہیں عیسیٰؑ | میں نے لکھا جو الف ۔ بن گیا موسیٰؑ کا عصا

میرے لفظوں سے عیاں رحمتِ معبود ہوئی
میری تحریر میں گل آتشِ نمرود ہوئی

میرے اندازِ تفکُر میں ہے سامانِ غدیر | صاف کرتا ہے مرے قلب کو سلمانِؓ غدیر
میرے حرفوں کا ہر اک جوڑ ہے پیمانِ غدیر | دستِ تحریر سے چُھوٹا نہیں دامانِ غدیر

جو ہے تحریر میں وہ عرش نشیں ہے نقطہ
خُم کا میدان ہے کاغذ پہ نہیں ہے نقطہ

شبِ معراج پیا میں نے کبھی مئے کا ایاغ | آسماں پر کبھی پہنچا ہے تصور کا دماغ
جُستجو نے غمِ عابدؑ کا لگایا ہے سُراغ | ذہنِ آزاد نے زنداں میں جلایا ہے چراغ

فکر چمکی ہے کسی وقت ستارا بن کر
گھر میں حیدرؑ کے اُتر آئی ہے تارا بن کر

میری تحریر میں توڑے گئے کعبے کے صنم | دوشِ احمدؐ پہ رکھے حیدرِؑ صفدر نے قدم
میری تحریر میں ظاہر ہوا خالق کا کرم | میری تحریر میں بھی شق ہوی دیوارِ حرم

یوں تصور میں تھا انوار کا منظر پیدا
کعبۂ دل میں ہوا جلوۂ حیدرؑ پیدا

www.emarsiya.com

رُوحِ جدت مری تحریر کی تاثیر بنی | لکھا مظلوم تو شبیرؑ کی تصویر بنی
ضعف کے لفظ میں سجادؑ کی زنجیر بنی | لفظِ حُرؑ لکھتے ہی بگڑی ہوی تقدیر بنی

میری تحریر کی قسمت میں سویرا ہوگا
لفظِ زنداں جو لکھوں دن میں اندھیرا ہوگا

میری تحریر میں ہے کوششِ ناکام عیاں | میری تحریر میں قسمت کی ہے زلفِ پیچاں
میری تحریر میں ہے جذبۂ نصرت نالاں | میری تحریر میں ہے سعئ مُسیب کا بیاں

میری تحریر میں ہے عُقدۂ تقدیرِ عمل
دائرے حرفوں کے ہیں ناخنِ تدبیرِ عمل

میری تحریر میں ہوتی ہے کبھی ختم ۔ حیات | ایک بے کس کو ملی قیدِ مظالم سے نجات
حشر دامن میں لئے تھی مری تحریر کی رات | ہوگئی جس کے اندھیرے میں سکینہؑ کی وفات

میری تحریر میں زندان کا بیمار بھی ہے
میری تحریر کی زنجیر میں جھنکار بھی ہے

میری تحریر میں رویا ہے حسنؑ کا مہرو | دل پہ قاسمؑ کو نہ تھا جوشِ وغا سے قابو
میری تحریر ہی میں اذن کا سُوجھا پہلو | میری تحریر میں کھولا گیا حرزِ بازو

کاٹی ظالم کی زباں کلمۂ ناحق کاٹا
تیغِ قاسمؑ نے اسی میں سرِ ازرق کاٹا

میری تحریر میں حیدرؑ نے کیا سر ۔ خیبر | میری تحریر میں عباسؑ نے بدلے تیور
میری تحریر کے میدان میں آئے اکبرؑ | میرے گھوارۂ تحریر میں جُھولے اصغرؑ

منظر ۔ عاشور کا خامے کے چلن میں آیا
میری تحریر میں سورج بھی گہن میں آیا

www.emarsiya.com

چُپ ہو باقرؔ ۔ یہ تعلّی نہیں تجھ کو زیبا
یاعلیؑ کہتا ہوا تیرا قلم ہے چلتا
فیضِ شہؑ آئینۂ فکر کی تیرے ہے جِلا
خاک بھی تجھ میں نہیں۔سب یہ اُدھر کی ہے عطا
فضل بس خالقِ افلاک و زمیں کا یہ ہے
دُرِ مضموں نہیں ۔ صدقہ شہِؑ دیں کا یہ ہے

دین اُس کی ہے نہیں تیرے قلم میں طاقت
اختیاراتِ خدا کی ہو بیاں کیا وسعت
حق کے الطاف عنایات پہ ہے کیوں حیرت
کُل کا مختار ہے۔ہر شئے پہ ہے اُس کو قدرت
ایک قطرے میں نہاں نوحؑ کا طوفاں کردے
ذرّے کو اُس کی نظر ۔ مہرِ درخشاں کردے

حکم سے اُس کے بگولہ بنے ۔شکلِ محمل
دوشِ امواج پہ لیتا رہے کروٹ ساحل
قیس کی چشمِ تمنا کا ہو مقصد حاصل
خندۂ گل سے کِئے بُلبُلِ ناشاد کا دِل
جلوۂ حُسن اداؤں سے دوبالا ہوجائے
لے جوانگڑائی شبِ تار۔اُجالا ہوجائے

زُلف کو اُس کا کرم سلسلہ جُنبانی دے
دامنِ دشت کو ۔ پھولوں کی فراوانی دے
سُوکھے کانٹوں کی زبانوں کوگُل افشانی دے
ایک دَرویش کو اعزازِ جہانبانی دے
چشمِ آئینۂ توفیق کو حیراں کردے
گر وہ چاہے تو ہر انسان کوسلماںؓ کردے

ایک پَل میں ہو ابابیل کا لشکر پیدا
یوں کرے بطنِ صدف۔قدرتِ داور پیدا
ایک قطرے سے کرے لاکھ سمندر پیدا
بحر میں قطرۂ نیساں سے ہو گوہر پیدا
دَہر میں لطفِ خدا داد کا مظہر بن کر
زر کوٹھکرائے اک انسان ۔ ابوذرؓ بن کر

www.emarsiya.com

شُکر اُس کا ہے کہ دی دولتِ حُبِ حیدرؑ
جن میں ہیں مدحتِ شاہِؑ شہدا کے جوہر
اُس نے بخشے صدفِ فکر کو ایسے گوہر
عقل وہ دی کہ جو لے ماتمِ سرورؑ کا اثر

ہائے کس رنگ سے برباد ہوا باغِ حسینؑ
اُس نے دل مجھ کو دیا۔دل کو دیا داغِ حسینؑ

وہ شہیدوں کا ہے غم۔خوں سے ہیں آنسو رنگیں
غمِ زہراؑ میں ہوا فکر کا پہلو رنگیں
وزنِ اشعار کی ہو کیوں نہ ترازو رنگیں
ہوگیا دل میں خیالِ شہِؑ خوش خُو رنگیں

نگہِ ذہن جو روئے شہِؑ ابرار پہ ہے
رنگِ خونِ علی اصغرؑ رُخِ افکار پہ ہے

جس پہ رن میں ہوا قرآں کا گماں وہ اصغرؑ
جس نے ہنس کر کیا مقصد کو عیاں وہ اصغرؑ
پیاس سے سانس بنی جس کی دھواں وہ اصغرؑ
عزمِ نصرت میں جو بچہ ہے جواں وہ اصغرؑ

نامِ اصغرؑ ہے کہ ہے حرزِ جوادِ اکبر
رن میں بے تیغ کے کرتا ہے جہادِ اکبر

آج پُر نور ہے گہوارۂ مدحِ اصغرؑ
دامنِ حُور ہے گہوارۂ مدحِ اصغرؑ
پَرتوِ طُور ہے گہوارۂ مدحِ اصغرؑ
دل رنجور ہے گہوارۂ مدحِ اصغرؑ

میں تصور میں ہوں شبیرؑ کے مہ پارے کے
میری سانسیں نہیں جھونکے ہیں یہ گہوارے کے

ہے یہی حاصلِ افسانۂ عنوانِ حیات
ہے یہی مطلبِ دیباچۂ دیوانِ حیات
ہے یہی رشتۂ شیرازۂ قرآنِ حیات
ہے یہی تو خضرِؑ جادۂ ایمانِ حیات

ہے علیؑ نام بھی۔ایمان یہ ہے دین یہ ہے
نزع میں ہنستا ہوا سورۂ یٰسین یہ ہے

www.emarsiya.com

چھ مہینے جو رہا دہر میں مہمانِ حیات
خون کی طرح بہا حلق سے ارمانِ حیات
ہنس دیا حلق میں ٹوٹا جونہی پیکانِ حیات
باپ کے چلّو کو جس نے کیا میزانِ حیات

دیکھتی تھے یہ سماں حور و ملک گردوں سے
سُرخ رُو جس نے کیا شاہؑ کو اپنے خوں سے

جسکی آنکھوں کی سفیدی میں ہے صبحِ محشر
ایسا معصوم ۔ کہ دیدیں جسے پیکان اگر
جسکی پُتلی میں ہے عاشور کی شب کا منظر
ہاتھ میں لے لے ہُمک کر اُسے بے خوف وخطر

حربۂ موت سے گہوارے میں اکثر کھیلے
تیر کو ایک کھلونہ جو سمجھ کر کھیلے

گر کے جُھولے سے سُنا جس نے شہِؑ دیں کا پیام
مرتے دم جس کی ہنسی تقویتِ قصدِ امامؑ
رونقِ فردِ شہیدانِ وفا جسکا نام
متصل جُھولے سے جسکے ہے شہادت کا مقام

زندگی خضرؑ کی جس طفل سے شرمانے لگی
موت بس ایک ہی کروٹ میں نظر آنے لگی

جسکی ہچکی پہ اُبھرتی رہی ہر موجِ فرات
زندگی چھوڑ گئی جسکی غم انگیز ممات
مسکراتے ہوئے کی موت سے جس طفل نے بات
چھ مہینے کی حیات اور عمل خضرؑ صفات

راہِ مقصد میں دکھاتے ہوئے تیور گزرا
عُمر کی آخری منزل سے جو ہنس کر گزرا

جسکی ہچکی سے کیا کرتا تھا کوثر باتیں
کرتا تھا مہد میں بیعت کا جو اژدر باتیں
جس نے کیں موت سے عاشور کو ہنسکر باتیں
عزم سے کرتی رہی قوتِ حیدرؑ باتیں

بے زبانی سے لیا پیاس کے اظہار کا کام
جس نے ننھی سی زباں سے لیا تلوار کا کام

www.emarsiya.com

جوہرِ آئینۂ صبر ہے ہمت جس کی | سب میں مشہور ہے بے تیغ کی ضربت جس کی
ایک تاریخ کا اعجاز ۔ شہادت جس کی | تیر کھانے سے بہت بڑھ گئی طاقت جس کی

بے زباں ہو کے بھی مقصد کو بیاں جس نے کیا
موت سے فتح کو مفہوم عیاں جس نے کیا

کیا ہے اب دیکھئے اپنوں کی نظر میں اصغرؑ | ہچکیاں لیتا ہے آہوں کے اثر میں اصغرؑ
پُتلیاں پھیرتا ہے دیدۂ تر میں اصغرؑ | گویا دم توڑتا ہے قلب و جگر میں اصغرؑ

زندگی کی ہے بقا شاہؑ کے دلبر کا مزار
دل ہے پہلو میں کہ ننھا سا ہے اصغرؑ کا مزار

یوں ہے غیروں کی نگاہوں میں شہادت اسکی | آدمیّت کا ہو خوں دہر میں جیسے کوئی
پانی پانی ہوئی تاثیر سے خود سنگ دلی | رگِ احساسِ بشر اس کے اثر سے کانپی

تذکرہ ہوتا ہے مغرب میں بھی مظلوموں کا
ایک معصوم ستارہ ہے یہ معصوموں کا

متفق ہو کے یہ ہر ایک مورّخ نے لکھا | سانحہ ایسا تو ہم نے کبھی دیکھا نہ سُنا
واقعہ اس کی شہادت کا ہے سنگیں اتنا | دَورِ تاریخ کے سینے پہ ہے پتھر گویا

خوں میں ڈوبا ہوا ہے ظلم کے دفتر کا ورق
ایک تاریخِ مظالم میں ہے پتھر کا ورق

ہم زباں ہو کے یہ سیاّس بھی کرتے ہیں بیاں | شہؑ کے ہاتھوں پہ جو بے شیر نہ کھاتا پیکاں
کربلا سے اثر اتنا تو نہ لیتا یہ جہاں | کر گیا شہؑ کی شہادت کو مؤثّر ناداں

بڑھ گئی اس کی شہادت سے صداقت دیں کی
دیکھ دُنیا ۔ کہ یہ ہوتی ہے سیاست دیں کی

www.emarsiya.com

شاعروں کی ہے نظر میں یہ شہادت ایسی | کھلنے سے پہلے ہی جیسے کوئی مُرجھائے کلی
یا کہ اعجاز بنے موت کے ہونٹوں پہ ہنسی | دیکھ کر جس کا سماں عُمرِ خضرؑ ہو روتی

جیسے اک غم ہو نہاں ذہن کے سیاّرے میں
حشر خود جھولتا ہو فکر کے گہوارے میں

صنفِ نازک پہ ہے یوں اسکی شہادت کا اثر | ہنسلی بے شیر کی یہ دیکھتی ہیں خون میں تر
رہتی ہے مادرِ اصغرؑ پہ تصور کی نظر | دلِ حساّس ہے سینوں میں نہیں ہے پتھر

دامنِ یاد کے جُھولے میں جُھلاتیں ہیں اسے
لوریاں دے کے یہ نوحوں کی سُلاتیں ہیں اسے

بچے یہ سوچتے ہیں رن میں خدائی ہوگی | چھوٹے گھوڑے پہ سواری وہاں آئی ہوگی
چھوٹی تلوار بھی پہلو میں لگائی ہوگی | کھیل ہی کھیل میں اصغرؑ کی لڑائی ہوگی

پھل جو تلواوں کے میداں میں لپکتے ہونگے
وہ چمک دیکھ کے تیغوں کی ہُمکتے ہونگے

دیکھیں اب اہلِ نظر ذہنِ رسا کی جدت | انبیاؑ سے جو میں اصغرؑ کی دکھاؤں نسبت
یہ تقابل نہیں ہرگز ۔ہے کمالِ مدحت | ہو جو مقبول ۔ ٹھکانے لگے میری محنت

میری کوشش کا ستارہ سرِ منبر چمکے
طورِ افکار پہ نورِ علی اصغرؑ چمکے

فرقتِ خُلد میں کرتے رہے گریہ آدمؑ | عُمر بھر صدمے سے آنکھیں رہیں اُن کی پُرنم
قابلِ داد ہے بے شیر کا عزمِ محکم | گود مادر کی کسی طرح نہ تھی خلد سے کم

جان دی ہنستے ہوئے قبر میں سوئے اصغرؑ
ماں کے آغوش سے چُھٹ کر بھی نہ روئے اصغرؑ

www.emarsiya.com

حضرتِ نوحؑ کی تبلیغ کا اتنا ہے اثر | چند افراد ہیں ایمان جو لائے ان پر
رن میں جب ہاتھوں پہ عاشور کو آئے اصغرؑ | اپنی ننھی سی زباں مُنہ سے نکالی باہر

رنگ۔تازہ ہے رُخِ یاس پہ اب تک جسکا
ہے اثر۔عالمِ احساس پہ اب تک جسکا

طاعتِ حق میں ہے مشہور۔نمازِ یحییٰؑ | پیشِ اللہ وہ اخلاصِ نبیؐ کیا کہنا
گو مُکلف نہ تھا بے شیر شہِؑ والا کا | پھر بھی عاشور کو اُس نے یہ کیا فرض ادا

اشک آنکھوں سے مُصلّے پہ بہا کر دیکھیں
جو نمازی ہیں ۔ نمازِ علی اصغرؑ دیکھیں

استغاثے کی صدا صوتِ اذاں ہے گویا | ہے اقامے کی جگہ ۔ اہلِ حرم کا رونا
چشم و ابرو کے اشاروں میں نہاں۔ذکرِ خدا | منقلب تیر سے ہونا ہے نمازی کی ادا

نزع کے وقت ہنسی شُکرِ خدا کرنا ہے
قبر میں لیٹنا ۔ سجدے کو ادا کرنا ہے

صبر میں ابنِ براہیمؑ کے مُحکم ہیں قدم | پیاس سے ہونٹوں پہ گو آ گیا تھا اُن کے دم
صبر کی حد بنی اُن کے لئے چاہِ زمزم | تشنگئی علی اصغرؑ کی حدیں باغِ ارم

نہرِ تسنیم کا طوفان بنی آس اِن کی
حوضِ کوثر پہ جو پہنچے تو بُجھی پیاس اِن کی

ہے شہادت علی اصغرؑ کی گراں پیشِ کریم | مسکراتے ہوئے کی مقصدِ شہؑ کی تفہیم
کیوں نہ دُنیا کرے اے حضرتِ موسیٰؑ تعظیم | بے زباں شاہؑ کا دلدار ہے اور آپ کلیم

غور سے دیکھتی ہے شانِ طلاقت اس کو
بے زبانی میں وہ حاصل ہوئی شہرت اس کو

www.emarsiya.com

دہر میں گزرے ہیں یونسؑ ۔ نبیٔ نیک سیر
بطنِ ماہی میں ہوا اُن کا سمندر سے گزر
عُمر ۔ دُنیا میں ہوی جن کی مصائب میں بسر
پیاسے اصغرؑ نے کیا پیاس کے دریا میں سفر

آبِ دریا سے وہ رحمت کے سہارے نکلے
خوں میں یہ ڈوب کے کوثر کے کنارے نکلے

زندگی بنکے جہاں میں ہیں شہیدوں کے صفات
زندگی خضرؑ کی ہے اک اثرِ آبِ حیات
حق کا قرآن ہے شاہد کہ نہیں ان کو ممات
زندہ اصغرؑ ہیں نہ پی کر بھی یہاں آبِ فرات

نیک اعمال نہ کیوں کر ہوں سعیدوں کا لباس
زندگی خود ہے حقیقت میں شہیدوں کا لباس

مہد میں عصمتِ مریمؑ کے ہیں شاہد عیساؑ
استغاثے کی صدا سُن کے یہ بے چین ہوا
یہ بھی شاہد ہے بنا بیکسیٔ سرورؑ کا
نُصرتِ شہؑ کے لئے خیمے میں جُھولے سے گرا

اُن سے مرتے ہوئے بیمار میں جان آئی ہے
خاکِ تربت میں یہاں بھی تو مسیحائی ہے

اس میں کچھ شک نہیں سورج کو علیؑ نے پھیرا
نزع میں ہنستے ہوئے اس نے اشارہ جو کیا
بے زباں بھی تو ہے حیدرؑ ہی کا آخر پوتا
شمسِ اسلام جو ڈوبا تھا وہ پھر سے نکلا

مقصدِ شہؑ کی تھا امداد جو رازِ نصرت
کی ادا باپ کے ہاتھوں پہ نمازِ نصرت

چاند کو کرتے ہیں شق چرخ پہ حق کے محبوب
یہ وہ تھی ضرب کہ فوجیں ہوئیں جس سے مضروب
ہوا اصغرؑ کی زباں سے دلِ اعدا مغلوب
رن میں ظاہر ہوا یوں معجزۂ شقِ قلوب

قلب ٹکڑے ہوئے میداں میں ستمگاروں کے
تیر۔ ترکش میں لرزتے تھے کماں داروں کے

www.emarsiya.com

اشہبِ فکر ۔ چل اب رزم کے میداں کی طرف
لشکرِ شام میں وہ بجنے لگے جنگ کے دَف
چال پر تیری ٹھہر جائے نگاہِ رَف رَف
سیکڑوں تیروں کے شبیرؑ ہیں میداں میں ہدف
وہ جلال آ گیا ۔ انگڑائی وہ لی آقا نے
رن میں وہ کھینچ لی تلوار شہِؑ والا نے

کثرتِ فوج سے ٹوٹی نہ حسینی ہمت
لے سکی شاہؑ سے بیعت نہ یزیدی طاقت
زُعمِ باطل کی نکلنے ہی نہ پائی حسرت
ڈوبی جاتی ہے یزید آج تو نبضِ بیعت
دلبرِ حیدرِؑ کرّار کی جرأت دیکھی
حیدری خون کی کیسی ہے حرارت دیکھی

تیرا مقصد نہ ہوا ظلم سے ظالم حاصل
تیغِ مظلومیٔ شبیرؑ ہے تیرا قاتل
سروری عزم کی دیوار ہے تیرے حائل
تیرا مفتوح نہ ہرگز ہوا شبیرؑ کا دل
جادۂ حق میں نہیں کوئی نظیرِ سرورؑ
حلق پہ تیرے چلی تیغِ ضمیرِ سرورؑ

سامنے آنکھوں کے ہے تیری تمنا کا مآل
دیکھ ظالم ۔ کہ ترے ظلم کی آنکھیں ہیں نڈھال
تیغِ شہ رگ سے کیا شاہؑ نے اس طرح قتال
پھر ہوا آلِ پیمبرؐ سے نہ بیعت کا سوال
دِین لے لیتے ہیں دُنیا کو پَرکھنے والے
عزتِ نفس کو یوں رکھتے ہیں رکھنے والے

کر ستمگار ذرا شہؑ کی لڑائی پہ نظر
بھاگتی ہیں تری افواج جری سے ڈر کر
دیکھ کر رزم ہیں چار آئینہ والے ششدر
رُوسیہ بن گیا ہر ایک ۔ کہ ہے مُنہ پہ سپر
تیغِ شبیرؑ نے کیا فوج کی دُرگت کردی
ایک پیاسے کی لڑائی نے قیامت کردی

www.emarsiya.com

اسپِ شہؑ جنگ میں تھمتا نہیں ۔ عادت ایسی | بجلیاں کوندتی ہیں ۔ خوں میں حرارت ایسی
وصفِ سیماب بھی حیران ہے ۔ خصلت ایسی | فکر تک پا نہ سکے چال میں سُرعت ایسی

اِس کی رفتار کا اب ذکر میں کرتا ہی نہیں
کوئی مضمون طبیعت میں ٹھہرتا ہی نہیں

کاٹ تلوار کی اعدا کے دلوں میں ہے خراش | کرتی ہے شہؑ کی نظر قاتلِ اکبرؑ کو تلاش
حیدری ضرب ہے یا ضربِ حسینی کی تراش | سر پہ سر گرتا ہے میدان میں اور لاش پہ لاش

گر کے افواجِ یزیدی کی علامت ٹوٹی
حشر پہ حشر ۔ قیامت پہ قیامت ٹوٹی

تیغِ حیدرؑ یہ ہے ۔ شبیرؑ ہیں ابنِ حیدرؑ | بعدِ صفین کُھلے آج ہی اس کے جوہر
رن میں یہ تیغِ ہلالی ہو بھلا دو کیونکر | ہو چکا ہونا جو تھا معجزۂ شقِ قمر

ہوگی ظاہر اثرِ حضرتِ حُجتؑ بن کر
اب رُکے گی تو چلے گی یہ قیامت بن کر

اِس کے جوہر پہ ٹپک جائیں گے اشکِ شبیرؑ | کرنے والی ہے یہ کچھ نوکِ زباں سے تحریر
خاک پر کھینچے گی یہ خاکۂ قبرِ بے شیرؑ | اس سے ارماں کے اُجڑنے کی بنے گی تصویر

چشم ہوجائیگی نم خون سے اب جوہر کی
ابھی کچھ دیر میں کھودے گی لحد اصغرؑ کی

اس نے افواج کی لفظوں کو کیا زیر و زبر | اس کے مداحوں میں جبریلؑ کے بھی ہیں شہپر
اس کی صیقل میں نظر آتی ہے جنگِ خیبر | کہتی ہے اس کی زباں وقتِ وغا یا حیدرؑ

صدقِ دل سے یہ رہی رن میں فدائے تکبیر
اس کی جھنکار سے گونجی ہے صدائے تکبیر

www.emarsiya.com

دیکھ کر اسکو۔جو تھے فوج میں غافل۔دوڑے | گرتے پڑتے ہوئے میدان میں بسمل۔دوڑے
گرد اُٹھی تو یہ سمجھے کہ ہے محمل۔دوڑے | لیلیٰ مرگ سمجھتے ہوئے بھی دِل۔دوڑے

آگئے شوقِ ملاقات میں جو دھنس دھنس کر
قتل کرتی تھی یہ میداں میں اُنہیں ہنس ہنس کر

دن تھے گرمی کے مگر۔خون کی برسات کٹی | کُھل گئی جس کی زباں۔حلق کٹا۔بات کٹی
جو سپر آگئی زد میں وہ لگے ہات کٹی | آنکھ جھپکی بھی نہ تھی۔صبح ہوئی۔رات کٹی

لوچ ایسا ہے کہ چلنے میں لپک جاتی ہے
ابر میں ڈھالوں کے بجلی سی چمک جاتی ہے

خیر۔اعدا کی نہیں جاتے ہیں یہ بانیٔ شر | خوں میں غلطاں کہیں بکتر تو کہیں ہیں مِغفَر
دَم ہے آنکھوں میں مگر رے کی حکومت پہ نظر | جانے والے چلے دُنیا سے یزیدی بن کر

مرتے جاتے جو ہیں اُن پر کوئی چلاّتی ہے
ماتمِ بیعتِ فاسق کی صدا آتی ہے

نقشۂ جنگ بدلتے ہی ستمگر بھاگے | حُرؑ کی قسمت نے کہا۔رن سے بداختر بھاگے
بولی طنزاً یہ شجاعت وہ دلاور بھاگے | فوج سے پہلے ہی میدان سے افسر بھاگے

بُزدلی۔رہبری خود کرنے لگی راہوں کی
شیر کا حملہ ہے اور دَوڑ ہے رُوباہوں کی

جانتے تھے جو شقی خود کو جیالے بھاگے | حُرؑ تو جنت میں رہا۔حُر کے رسالے بھاگے
قتلِ اکبرؑ کی قسم۔برچھیوں والے بھاگے | لے کے ہاتھوں میں جہنم کے قبالے بھاگے

رُخ ہیں گھوڑوں کے کدھر۔اس پہ نظر کچھ بھی نہیں
اُلٹے بیٹھے ہیں کہ سیدھے۔یہ خبر کچھ بھی نہیں

www.emarsiya.com

خاک پر گرتے ہی دوزخ کے شرارے ٹوٹے
آہنی جوشن و بکتر کے سہارے ٹوٹے
حلق کٹنے جو لگے ۔ آنکھ کے تارے ٹوٹے
سر گرے خاک پہ منحوس ستارے ٹوٹے

رن میں سرورؑ کے مقابل نہ بد اختر ٹھہرے
مر چکے جو وہ جہنم ہی میں جا کر ٹھہرے

کس لئے بدلی ہے اب مُرغِ سخن کی پرواز
اب تو رہبر ہے وِلا ۔ اور سفر ہے آغاز
دے رہی ہے مجھے اس راہ میں منزل آواز
خضرِ جادۂ میخانہ تری عُمر دراز

میکدے کا نہیں در۔ اصل میں ہے بابِ حیات
مئے کا قطرہ ہے وہ۔ کہتے ہیں جسے آبِ حیات

ساقیا ۔ بھاگتے ہیں دیکھ سپاہی ۔ آجا
مجھ کو معلوم ہے سب امر و نواہی ۔ آجا
فوجِ اعدا پہ ہے اب قہرِ الٰہی ۔ آجا
آتی ہے مجھ کو جماہی پہ جماہی ۔ آجا

ہے تمنائے عناصر مئے گلفام ملے
ہر بُنِ مُو کی ہے خواہش کہ مجھے جام ملے

بحر و بر جام میں دیکھوں میں ترائی دیکھوں
مئے صافی جو دے ہاتھوں کی صفائی دیکھوں
ساغرِ جَم کی قسم ۔ ساری خدائی دیکھوں
پہلے مئے پی لوں تو پیاسے کی لڑائی دیکھوں

جنگ کرتا ہے وہ کس شان سے صفدر ساقی
ہُو بہو ہیں ترے حملے ہی کے تیور ساقی

تشنگیٔ علی اصغرؑ پہ ہے اب میری نظر
تجھ کو معلوم ہے لکھتا ہوں میں حالِ اصغرؑ
میری آنکھوں میں پھرا کرتا ہے شہؑ کا دلبر
سب سے چھُوٹا جو ہے وہ دے مجھے مئے کا ساغر

مختصر جام میں عرفان کی دُنیا بھر دے
بائے بسم اللہ کے نقطے کا اُجالا کر دے

www.emarsiya.com

مئے پلا ۔ تجھ کو چھلکتے ہوئے کوثر کی قسم
میری قسمت کو بنا ۔ حُرؑ کے مقدر کی قسم
دے ۔ یہ موسم ہے ۔ شبابِ علی اکبرؑ کی قسم
دَور ہو ۔ گردشِ چشمِ علی اصغرؑ کی قسم

سوگ ۔ نشّے میں کروں دلبرِ شبیرؑ کا میں
کیف میں جھوم کے ماتم کروں بے شیر کا میں

خُم کو میخانے سے لاکر سرِ منبر رکھ دوں
حُسنِ تعمیرِ براہیمؑ کا جوہر رکھ دوں
سنگِ بنیاد ۔ ترا نام ہی لیکر رکھ دوں
کعبہ بن جائے وہاں پر ۔ جہاں ساغر رکھ دوں

پیاس کے زخم کا اس رنگ سے مرہم نکلے
مئے کا قطرہ جو گرے ۔ چشمۂ زمزم نکلے

ہے ترے سامنے حیواں ۔ بشریت میری
تیری اُلفت سے عبادت ہے عبادت میری
تیرے ہاتھوں کی لکیروں میں ہے قسمت میری
در حقیقت تری مُٹھی میں ہے جنت میری

جامِ اُلفت میں ترے بابِ جناں کُھلتا ہے
اسی میزان میں مومن کا عمل تُلتا ہے

ہے قسم آیۂ بلّغ کی عطا ہو ساغر
کیفِ صہبائے غدیری بنے میرا رہبر
لڑکھڑاتا ہوا پہنچوں میں درِ جنت پر
ساقیا ۔ معنیٔ مولاؑ ہے مرے پیشِ نظر

لفظ یہ آئینۂ رمز ہے ۔ تصویر ہے تُو
جس کا اجمال محمدؐ ہیں وہ تفسیر ہے تُو

دوشِ احمدؐ ہے ترے پائے مقدس کا مقام
آخری ہے ترا پوتا ہی تو عیسیٰؑ کا امام
جس کو کہتے ہیں قمر وہ ہے ترے در کا غلام
مثلِ قنبرؓ کیا ساقی تجھے سورج نے سلام

حق کی مرضی ہے تری ۔ تجھ سے مقدر پلٹا
تیرے ہی حکم سے تو مہرِ منور پلٹا

www.emarsiya.com

نفس کو بیچ کے لی تُو نے ہی مرضیٔ خدا
دیکھتا ہے تجھے ہوتا ہے جو بچہ پیدا
دیکھ کر تجھ کو دمِ نزع بشر ہے مَرتا
تیرے چہرے ہی کو تکتے ہیں فنا اور بقا

خوب رُتبے کو ترے جانتے ہیں موت وحیات
تجھ کو اچھی طرح پہچانتے ہیں موت و حیات

اسی صہبا ہی کی بس آب ہے گوہر گوہر
اس کی موجوں کی چمک چرخ پہ اختر اختر
اس کے ہی دُرد کا آئینہ ہے جوہر جوہر
اس کے ہی نام کا خُطبہ تو ہے منبر منبر

مستیاں دیدۂ بینا کی بھی مسجد مسجد
ہے اذاں قُلقُلِ مینا کی بھی مسجد مسجد

پی لیا حضرتِ عیسیٰؑ نے اسی مئے کا سُبو
ان کی معراج میں کیفیتِ مئے کا ہے علو
عرش پر جاکے کیا اس سے محمدؐ نے وضو
اس کے نشّے نے کیا دامنِ یوسفؑ کا رفو

جُھومتی ۔ تختِ سلیماںؑ کی روانی آئی
اس کی چاہت میں زُلیخا کی جوانی آئی

مئے کے پیتے ہی سب عصیاں مرے ہوجائیں معاف
مجھ کو ساقی ہو عطا خاص وہ ساغر شفاف
جس میں گہوارۂ اصغرؑ نظر آنے لگے صاف
مست ہوجاؤں تو کرنے لگوں جُھولے کا طواف

عین ۔ میخانے میں اللہ کی طاعت کرلوں
اتنی پی جاؤں ۔ کہ بس حجِ عقیدت کرلوں

موجِ صہبا ہو مرے قلب پہ نقشِ ساغر
وہ اثر ہو کہ اُبھر آئیں وِلا کے جوہر
جوش میں آکے جو پی جاؤں میں حد سے بڑھ کر
ایسی حالت میں ہو قرآنِ مودّت پہ نظر

ہاتھ میں جام ہو اور تجھکو مقابل دیکھوں
معنیٔ اجرِ رسالت ۔ مُتشکل دیکھوں

www.emarsiya.com

مئے سے رنگیں جو ہے پہنا ہے وہ میں نے جامہ
کیف میں جھوم کے کاغذ پہ رواں ہے خامہ
میکدے میں۔مری مستی نے کیا ہنگامہ
صاد کر اس پہ۔ کہ اب ختم ہے ساقی نامہ

مُفتخر ۔ حشر میں میخوار کی تقدیر رہے
میرے ہمراہ ۔ ید اللہ کی تحریر رہے

روک لی دیکھ وہ شبیرؑ نے ساقی تلوار
ہے عیاں نطق سے اخلاقِ پیمبرؐ کا شعار
صاف چہرے سے ٹپکتا ہے امامت کا وقار
ایک دریائے نصیحت ہے کہ شہؑ کی گفتار

پھر بیاں کرتے ہیں کچھ۔شانِ سعیدی سے حسینؑ
یوں مخاطب ہوئے افواجِ یزیدی سے حسینؑ

دیکھو اے کور دلو حق کا شناسا ہوں میں
تین دن گرمی کے گزرے ہیں جو پیاسا ہوں میں
ارضِ عرفان و یقیں پر فلک آسا ہوں میں
اَیُّہَاالنّاس ۔ محمدؐ کا نواسا ہوں میں

ذی شرف ہوں۔کہ ہے بنتِ شہِؐ بطحا مادر
باپ حیدرؑ ہیں مرے۔فاطمہؑ زہرا مادر

تم وہ بندے ہو کہ جو۔قدرتِ یزداں بُھولے
میرے نانا کا جو احساں ہے وہ احساں بُھولے
ایسے مُسلم ہو کہ جو ۔ مطلبِ ایماں بُھولے
تم میں حافظ جو ہیں ۔ وہ معنیٔ قرآں بُھولے

حُکمِ دارائے نبوت کا بُھلا بیٹھے ہو
معنیٔ اجرِ رسالت کو بُھلا بیٹھے ہو

آنکھ رکھتے ہو مگر چشمِ بصیرت ہی نہیں
خود کو کہتے ہو عرب شانِ مُروّت ہی نہیں
دل ہے پہلو میں مگر درد کی لذت ہی نہیں
شکل انساں کی ہے انسان کی سیرت ہی نہیں

حشر کا خوف۔نہ ہے مالک الیوم کا پاس
نہ وطن کا تمھیں احساس نہ ہے قوم کا پاس

www.emarsiya.com

میں نے ہر طرح ہدایت کے کیئے ہیں ساماں
کچھ اثر کر نہ سکی لحنِ پیمبرؐ میں اذاں
ابتدا ہی میں کیا اپنا نسب تم پہ عیاں
تم نے خوں میں کیا ہم شکلِ نبیؐ کو غلطاں

کلمہ پڑھتے ہوئے میداں میں مقرّر ہوتے
قتل کرتے اُنہیں ۔ گر آج پیمبرؐ ہوتے

سیکڑوں تم میں یہاں نجدی و تازی ہونگے
یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ نام کے غازی ہونگے
میرے نانا کے صحابیؓ حجازی ہونگے
تم میں قرآن کے حافظ بھی نمازی ہونگے

جب نہ ہو ہم سے محبت تو یہ سب کچھ بھی نہیں
گر نہ دو اجرِ رسالت تو یہ سب کچھ بھی نہیں

تم میں اب راہروِ صدق و صفا کوئی نہیں
دل میں ہے بُغضِ علیؑ اہلِ وِلا کوئی نہیں
رُتبہ دانِ شرفِ آلِ عباؑ کوئی نہیں
زر کے بندے ہیں ۔ مگر عبدِ خدا کوئی نہیں

گو ہیں لاکھوں پہ نہ اک صاحبِ ایماں نکلا
تم میں افسوس فقط حُرؑ ہی مسلماں نکلا

جادۂ نار سے پلٹو۔بس اب آگے نہ بڑھو
میرا سینہ بھی ہے قرآن۔تم اس پر نہ چڑھو
کچھ کرو پاسِ نبیؐ ۔ جُھوٹی حدیثیں نہ گڑھو
خون سے میرے وضو کر کے نمازیں نہ پڑھو

ظاہری طور سے طاعت جو کریں تو کیا ہے
ڈھا کے کعبے کو عبادت جو کریں تو کیا ہے

تم سمجھتے ہو کہ ہے رَے کی حکومت جنت
دیکھنا حشر میں ہوگی تمہیں کیسی ذلّت
پاس میرا نہیں فاسق کی مگر ہے عزت
ہوں پیمبرؐ کا نواسہ۔نہ کروں گا بیعت

ہاتھ دونگا نہ میں ۔ باطن میں مگر سر لوں گا
تیغِ شہ رگ ہی سے یہ معرکہ سر کرلوں گا

www.emarsiya.com

میرے اعمال سے ہے دیں کی عمارت مُحکم | آبرو پاتا ہے مجھ ہی سے تو آبِ زمزم
طوفِ کعبہ کیلیئے جب مرے اُٹھتے ہیں قدم | کرتا ہے خانۂ دل کا مرے حج۔ بڑھ کے حرم

صاف ظاہر ہے جبیں سے مری شانِ سجدہ
ایک تصویر ہے کعبے کی نشانِ سجدہ

میرے افعال کا شاہد ۔میرے نانا کا شعار | جادۂ صلح میں ہے بھائی حسنؑ کی رفتار
جنگ میں کھینچتا ہوں آکے علیؑ کی تلوار | بیعتِ فاسق و غدّار سے میرا انکار

تازیانہ ہے یہ گویا فرسِ بیعت پر
اک طمانچہ ہے یہ ۔ رُخسارِ ملوکیت پر

اپنا مفہوم ادا کرچکے جب شاہِؑ انام | ڈاب میں رکھ لی سرِ دست خوں آلودہ حُسام
فوجِ اعدا پہ ہوئی پند و نصیحت ناکام | استغاثے کی صدا سے ہوئی حُجت بھی تمام

رن میں بے تاب ہوئے اہلِ وفا کے لاشے
تھی وہ تاثیر ۔ کہ کانپے شہدا کے لاشے

استغاثے کی صدا سُن کے ہوا اک محشر | ارض و افلاک نے لبیک کہی تھرّا کر
خُلد میں گوش بر آواز تھا ہر پیغمبرؐ | اپنے جُھولے سے گرے شہؑ کی صدا پر اصغرؑ

پلٹے میدان سے سر اپنا جُھکائے شبیرؑ
سُنکے رُونے کی صدا خیمے میں آئے شبیرؑ

شہؑ نے دیکھا کہ ہے بچے کا بہت حال تباہ | سکتہ معصوم کو ہے ایک ہی جانب ہے نگاہ
سرخ لب پہلے جو تھے ہوگئے ہیں اب وہ سیاہ | دیکھ کر حال یہ۔کی سرورِؑ دل گیر نے آہ

بولی ہمشیر کہ لے کر اسے جاؤ بھائی
پانی دے دیں اگر اعدا تو پلاؤ بھائی

www.emarsiya.com

اچھا منظور ہے زینبؑ سے یہ مولاؑ نے کہا
تھرتھراتے ہوئے ہاتھوں سے شلوکا بدلا
لے کے ہمشیر نے اصغرؑ کی جبیں کا بوسا
جانے کیا سُوجھی کہ مادر نے گلے کو چوما

پیار بانوؑ نے کیا مُنہ میں انگوٹھا دے کر
دوڑتی آئی سکینہؑ بھی کھلونا لے کر

کانپتے ہاتھوں پہ بے شیر کو سرورؑ نے لیا
زرد رُخ۔لرزہ بہ تن۔پیاس کا سورج نکلا
اک اُداسی کا ہے منظر۔اُفقِ گہوارا
نور سے عالمِ احساس ہے روشن سارا

مہد تک جاؤں میں بہہ کر۔ہے تمنائے فرات
رُخ بدلنے کو ہے اب جوش میں دریائے فرات

لے کے بچے کو چلے رن کی طرف شاہِؑ ہُدا
بادِ پیکاں سے بچائے ہوئے ہے شہؑ کی عبا
پیاس کا ہاتھوں پہ سرورؑ کے بھڑکتا ہے دِیا
شدّتِ سوزِ عطش سے ہے زباں لَو گویا

آہِ شبیرؑ کا اب ارض و سما میں ہے دھواں
پیاسے بے شیر کی سانسوں کا فضا میں ہے دھواں

رن میں اس شان سے آتا ہے مجاہد چھوٹا
جن کو تھامے ہوئے ہے زینبِؑ بیکس کی دُعا
دستِ شبیرؑ ہیں مرکب کی جگہ پر گویا
وہ زرہ بن گیا پہنایا جو ماں نے کُرتا

بے زبانی ہے رجز۔حُسنِ بیاں رکھتا ہے
تیغ کا کام جو دے ایسی زباں رکھتا ہے

تیغِ اصغرؑ کا بھی کچھ وصف سُنے اب محفل
یہ نظر آئی تو قاتل بھی ہوئے ہیں بسمل
اس کی تعریف ہے میرے لئے بے حد مشکل
خوں کا قطرہ نہ بہا۔کاٹ دیا فوج کا دل

ہے یہ ننھی سی زباں پیاس کا معیار یہ ہے
جس پہ بے آب کی صیقل ہے وہ تلوار یہ ہے

www.emarsiya.com

فرطِ گریہ پہ نہ تھا دیکھ کے اس کو قابو | سرگریبان میں ڈالے ہوئے تھی ظلم کی خُو
وار پر وار کیئے جاتا تھا شہؑ کا مہرو | یہ چلی رن میں تو اعدا کے بھی نکلے آنسو

رزمِ احساس میں چل کر دلِ فطرت کاٹا
سچ تو یہ ہے۔ کہ بہ باطن سرِ بیعت کاٹا

خضرؑ کہتے ہیں کہ اب راہ نُما ہے بچّہ | قولِ موسیٰؑ۔ کہ ضعیفی کا عصا ہے بچّہ
ابنِ مریمؑ کا بیاں۔ روحِ شفا ہے بچّہ | مُٹھیاں بند ہیں اور عُقدہ کشا ہے بچّہ

عُمر چھوٹی ہے مگر شوق سے یہ سر دے گا
مقصدِ شاہؑ کے عُقدے کو یہ وا کر دے گا

رن کو شہؑ جاتے ہیں قربانیٔ امجد لے کر | ایک پژ مُردہ گلِ گلشنِ احمدؐ لے کر
مُصحفِ فاطمہؑ کا حرفِ مُجرّد لے کر | آخری گوہرِ گنجینۂ مقصد لے کر

لے کے دل ہاتھوں پہ اعدا کو بتانے آئے
فخرِ موسیٰؑ۔ یدِ بیضا کو دکھانے آئے

اک بلندی پہ گئے رن میں شہِؑ جن و بشر | تاکہ سب فوج کو یہ لختِ جگر آئے نظر
شہؑ نے اُونچا کیا بے شیر کو جب ہاتھوں پر | دیکھ کر عالمِ احساس ہوا زیر و زبر

بولے شبیرؑ کہ مرتا ہے یہ جانی دے دو
دودھ تو خشک ہوا تھوڑا سا پانی دے دو

پھر مخاطب ہوئے بے شیر سے یوں شاہِؑ زماں | تم بھی تصدیق کرو میرے بیاں کی۔ مری جاں
سُن کے یہ تشنہ دہاں شوق سے سرورؑ کا بیاں | اپنے ہونٹوں پہ پھرانے لگا ننھی سی زباں

ظلم کی دھوپ جو تھی تیز۔ وہ اب ڈھلنے لگی
چُپکے چُپکے دلِ اعدا پہ چُھری چلنے لگی

www.emarsiya.com

وہ تاثُر ہوا انسان کی خلقت کانپی | تھرتھرانے لگا احساس تو فطرت کانپی
حشر برپا ہوا ایسا کہ قیامت کانپی | حاکمِ شام کی میدان میں بیعت کانپی

شرم کچھ آنے لگی جبر کی محرومی کو
ظلم پہ فتح ۔ میسر ہوی مظلومی کو

دیکھ کر حال یہ چلایا بنِ سعدِ لعیں | ابنِ کاہل ہے کدھر کیوں نہیں آتا ہے قریں
کاٹتا کیوں نہیں بڑھ کر سخنِ سرورؑ دیں | منحرف ہم سے نہ ہوجائے یہ افواج کہیں

تیر سے شاہؑ کی تقریر کو ساکت کردے
بُلبلِ گلشنِ تاثیر کو ساکت کردے

حُرملہ نے جو بنِ سعد کا یہ حکم سُنا | تاک کر بچّے کو پیکان کماں میں جوڑا
تھرتھراتا ہوا معصوم کی جانب وہ چلا | حلق پر تیر لگا ۔ لب پہ تبسم آیا

پُتلیاں پھر گئیں۔گردن ڈھلی۔سسکی آئی
مُسکرانا تھا کہ بس موت کی ہچکی آئی

ظلم بے شیر پہ ظالم نے نرالا ڈھایا | پھول کِھلنے بھی نہ پایا تھا کہ بس مُرجھایا
تیر ششماہے نے حلقوم پہ اپنے کھایا | سوچ اے عُمرِ خضرؑ ۔ فکر کا لمحہ آیا

موت میں ننھے مجاہد کی ہے تاثیرِ حیات
اس نے ہنستے ہوئے کی نزع میں تعمیرِ حیات

بھرتے ہیں خون سے معصوم کے حضرتؑ چُلو | ہوگیا آئینۂ رنگِ شہادت چُلو
رن میں ہے مرکزِ آثارِ قیامت چُلو | بن گیا پلّۂ میزانِ شفاعت چُلو

وزنِ خونِ رُخِ سرورؑ کا یہ اندازہ ہے
صدیاں گزریں مگر اصغرؑ کا لہو تازہ ہے

www.emarsiya.com

بھر گیا چلّو تو سرورؑ نے فلک کو دیکھا
دیکھ کر جس کو زمیں ہل گئی گردوں کانپا
خون معصوم کا معصوم نے چہرے پہ مَلا
بڑھ گئی آئینۂ عصمتِ سرورؑ کی جِلا

آج ہے صفحۂ تاریخ پہ حُجت بن کر
عکسِ روئے شہِؑ دیں مُہرِ شہادت بن کر

موت نے جب علی اصغرؑ سے ملائیں آنکھیں
ایسی پتھرائیں کہ احساس پہ چھائیں آنکھیں
مقصدِ شہؑ کی جلالت نے دکھائیں آنکھیں
زندگی نے رہِ اصغرؑ میں بچھائیں آنکھیں

مُنجلی جس پہ شہادت کا ہوا بھید ۔ چلا
مُسکراتا ہوا یہ زندۂ جاوید ۔ چلا

شاہؑ بڑھتے نہیں جذبات نے روکا شائد
روتا ہے باپ کی فطرت کا تقاضا شائد
ذہن نے آس کی تصویر کو دیکھا شائد
راہ روکے ہوئے ہے ماں کی تمنا شائد

خون میں غرق ہوا ہے خطِ تقدیرِ ربابؑ
زخمِ حلقِ علی اصغرؑ میں ہے تصویرِ ربابؑ

پہنچے خیمے کے قریں اپنے جو شاہِؑ خوش خُو
لاش ہاتھوں پہ تھی ۔ رنگین تھا خوں سے بازو
بولے یوں مادرِ اصغرؑ سے بہا کر آنسو
آبِ پیکاں سے ہوا سیر یہ تیرا مہرو

ماں نے دل تھام کے آغوش میں لے لی میت
مُنھ کو پھیرے ہوئے شبیرؑ نے دے دی میت

ماں کی آغوش سے پھر شاہؑ نے مِیت لے لی
تیغِ حیدرؑ سے وہاں ننھی سی تربت کھودی
یہ بھی لکھا ہے نماز آپؑ نے لاشے پہ پڑھی
باپ کے ہاتھوں سے فرزند کو جب دی مٹی

بولے دلبر سے کہ بس صبر کی اب حد یہ ہے
جُھولو تا حشر ۔ کہ گہوارۂ مرقد یہ ہے

www.emarsiya.com

شاہِ دیں ۔قبر میں اصغرؑ کو چھپا کر۔اُٹھے | بسترِ خاک پہ بچّے کو لِٹا کر ۔ اُٹھے
حشر تک کے لئے مرقد میں سُلا کر ۔ اُٹھے | صبر کی حد پہ لحد دل کی بنا کر ۔ اُٹھے

ذہن میں ہلتے ہیں اس دم لبِ خاموشِ ربابؑ
اب تصور میں ہے شبیرؑ کے آغوشِ ربابؑ

ختم کر مرثیہ باقرؔ کہ ہے محشر کا سماں | شاہؑ کے حال پہ ہے ارض و سما اب گریاں
غمِ اصغرؑ میں ہے ڈوبی ہوی نبضِ امکاں | تیری تحریر سے خود آتی ہے آوازِ فغاں

آہ کرتا ہے ہر اک لفظ بھی کہہ کر اصغرؑ
تیرے خامے کی زباں پر بھی ہے اصغرؑ اصغرؑ

واسطہ تجھ کو ہے معبود علی اصغرؑ کا | ساتھ ایمان کے گہوارۂ دُنیا سے اُٹھا
ہو شرف سب کو ۔ شہِؑ دیں کی زیارت کا عطا | واسطہ دے تو دیا تن میں ہے لیکن لرزا

کانپنے سے مرے ہاتھوں کے بنا گہوارہ
یادِ اصغرؑ میں ہے اب دستِ دُعا گہوارہ

www.emarsiya.com